بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

روزنامہ الفضل لاہور

الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

فون نمبر ۲۹۷۹

چندہ سالانہ بیرون پاکستان تیس روپے

سالانہ چندہ ۲۴ روپے ششماہی ۱۳ روپے سہ ماہی ۷ روپے ماہانہ ۲ روپے

فی پرچہ ۱ آنہ

جلد ۳۹/۵ | ہفتہ ۴ ربیع الثانی ۱۳۷۰ھ ۔ ۱۳ صلح ۱۳۳۰ ہش ۔ ۱۳ جنوری ۱۹۵۱ء | نمبر ۱۱

اخبار احمدیہ

ربوہ ۔ ۱۱ جنوری ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی عام طبیعت نسبتاً اچھی ہے مگر گلے میں تکلیف ہے احباب دعائے صحت فرمائیں

لاہور ۔ ۱۲ جنوری ۔ نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کی طبیعت آج نسبتاً بہتر ہے ۔ بخار بھی کم ہے ۔ اور کمزوری بھی قدرے کم ہے احباب موصوف کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں ۔

★

افغانستان میں دو ممتاز علماء کی گرفتاری

کابل ۔ ۱۲ جنوری ۔ حکومت افغانستان نے دو علماء کو اس قصور پر گرفتار کر لیا ہے کہ انہوں نے پاکستان کے خلاف فتویٰ دینے سے انکار کر دیا تھا ۔ یہ علماء میر عبد الستار آغا اور غزنی کے ملا صاحب (اتل) ہیں انہوں نے حکومت کو صاف صاف کہہ دیا کہ پاکستان ایک اسلامی جمہوریت ہے برخلاف اس کے افغانستان میں مطلق العنانی کا دور دورہ ہے ان کی گرفتاری سے عوام میں غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی ۔ حکومت کو مجبور ہو کر انہیں راتوں رات کابل پہنچانا پڑا ۔

★

خان لیاقت علی خاں لندن میں ایک ہفتہ اور قیام کریں گے مسٹر ایٹلی سے مزید ملاقاتوں کی توقع ؟

لندن ۔ ۱۲ جنوری ۔ آج دولت مشترکہ کے وزراء اعظم نے مسئلہ کشمیر پر پھر بات چیت شروع کی ۔ یہ گفت و شنید برطانیہ کے وزیر اعظم مسٹر ایٹلی کی سرکاری قیام گاہ نمبر ۱۰ ڈاؤننگ اسٹریٹ میں ہوئی ۔ اس میں پاکستان کے علاوہ برطانیہ ۔ کینیڈا ۔ آسٹریلیا ۔ نیوزی لینڈ ۔ لنکا اور ہندوستان کے وزرائے اعظم نے شرکت کی ۔ اس سے پہلے وزراء اعظم نے مسئلہ کشمیر پر منگل کے دن بات چیت کی تھی ۔ جو دو گھنٹے تک جاری رہی تھی ۔ کل رات اس مسئلہ پر اس ملاقات میں بھی غور کیا گیا ۔ جو خان لیاقت علی خان اور مسٹر ایٹلی کے درمیان ہوئی تھی ۔ اس سے قبل وزیر اعظم پاکستان نے برطانوی وزیر خارجہ سے ملاقات کی تھی ۔ اس کا موضوع بحث بھی یہی مسئلہ تھا ۔ خان لیاقت علی خان آج رات شاہ برطانیہ سے ملاقات کر رہے ہیں ۔ اسٹار نیوز ایجنسی کا کہنا ہے کہ مسٹر لیاقت علی خان لندن میں ایک ہفتہ اور قیام کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں اس عرصہ میں مسٹر ایٹلی سے ان کی مزید ملاقاتیں جاری رہیں گی ۔

سیالکوٹ کی صنعتوں کو فروغ دینے کے لئے کمیٹی کا تقرر

لاہور ۔ ۱۲ جنوری ۔ گورنر پنجاب ہز ایکسی لینسی سردار عبد الرب نشتر نے سیالکوٹ کی صنعتوں کو فروغ دینے کے لئے دس آدمیوں کی ایک کمیٹی مقرر کرنے کا فیصلہ کیا ہے اس میں مرکزی اور صوبائی حکومتوں کے نمائندے شامل ہوں گے ۔ اس کا پہلا اجلاس عنقریب لاہور میں طلب کیا جائے گا ۔

۵ کروڑ روپے کا سامان فروخت کیا

لاہور ۔ ۱۲ جنوری ۔ ایک اطلاع کے مطابق سنٹرل کواپریٹو سٹور لاہور نے گذشتہ تین سال میں پانچ کروڑ روپے کا سامان فروخت کیا ہے ۔ حکومت نے یہ سٹور ۱۹۴۷ء کے شروع میں منافع نہ حاصل کرنے کی غرض سے قائم کیا تھا ۔ اندازہ ہے کہ اس میں قریباً ۵ ہزار خریدار روزانہ اپنی ضروریات کا سامان خریدتے ہیں ۔

سورج کی گرمی دن بدن بڑھ رہی ہے

واشنگٹن ۔ ۱۲ جنوری ۔ بعض امریکی ماہرین فلکیات کا خیال ہے کہ پچھلے ۲۰ سال میں سورج زمین کو نسبتاً زیادہ گرمی پہنچاتا رہا ہے اس کی وجہ سے دنیا کے مختلف علاقوں کی آب و ہوا میں بعض تبدیلیاں رونما ہوئی ہیں ۔ ان کا کہنا ہے ۔ کہ سطح زمین پر اوسط درجہ حرارت برابر بڑھ رہا ہے گزشتہ بیس سال میں اضافہ کی رفتار بہت تیز ہو گئی ہے ۔

سردی کی نئی لہر

لاہور ۔ ۱۲ جنوری ۔ بلوچستان میں آجکل سرد اور خشک ہوائیں چل رہی ہیں ۔ محکمہ موسمیات کی اطلاع کے مطابق اگلے ۳۶ گھنٹوں میں وہ سارے پنجاب پر چھا جائیں گی ۔

ڈھاکہ ۔ ۱۲ جنوری ۔ پاکستان صحت کانفرنس نے نئے ہسپتال کھولنے ۔ میڈیکل سکولوں کو کالجوں میں تبدیل کرنے اور ادویات کی تجربہ گاہ کے قیام کے علاوہ صحت عامہ کے لئے جامع قانون بنانے پر زور دیا ہے ۔

فرقہ وارانہ اتحاد کا ہفتہ

ڈھاکہ ۔ ۱۲ جنوری ۔ مشرقی بنگال میں ۲۸ جنوری سے ۳ فروری تک فرقہ وارانہ اتحاد کا ہفتہ منایا جا رہا ہے ۔ اس سلسلے میں جلسے منعقد کرنے کے علاوہ فرقہ وارانہ اتحاد کے متعلق ریڈیو پر دونوں فرقوں کے سربر آوردہ لوگوں کی تقاریر ہوں گی ۔ نیز سکولوں میں فرقہ وارانہ اتحاد کی اہمیت پر مضامین کے مقابلے کرائے جائیں گے ۔

آزادی کشمیر کے لئے طلبہ کا عہد

راولپنڈی ۔ ۱۲ جنوری (اسٹار) مقامی کالجوں کے ۴۵ طلبہ نے اپنے بدقسمت کشمیری بھائیوں کو آزادی دلانے کی خاطر ہر ممکن قربانی دینے کے لئے ایک عہد نامہ پر دستخط کئے ہیں ۔ اس عہد نامہ میں جس پر خون سے دستخط کئے گئے ہیں ۔ اس عزم کا اظہار کیا گیا ہے ۔ کہ دنیا کی کسی طاقت کو تشدد سے کشمیر پر قابض نہیں ہونے دیا جائے گا ۔

مجسٹریٹ یتیم خانوں کی نگرانی کریں گے

پشاور ۔ ۱۲ جنوری ۔ صوبہ سرحد کی حکومت نے صوبے میں یکم جنوری سے یتیم خانوں کا قانون نافذ کر دیا ہے اس قانون کی رو سے یتیم خانہ چلانے کے لئے باقاعدہ لائسنس جاری کئے جائیں گے ۔ علاوہ ازیں علاقہ مجسٹریٹوں کو نگرانی کے اختیارات دئے گئے ہیں ۔

کوریا کے متعلق پانچ نکاتی سکیم !

لیک سکیس ۔ ۱۲ جنوری ۔ کل یہاں اقوام متحدہ کی سیاسی کمیٹی نے کوریا میں لڑائی بند کرانے کی پانچ نکاتی سکیم پر رائے شماری کئے بغیر اپنا اجلاس ملتوی کر دیا ۔ یہ سکیم دولت مشترکہ کی لندن کانفرنس کی جانب سے کمیٹی میں پیش کی گئی تھی ۔ کمیٹی کا آج شام پھر جلسہ ہو رہا ہے ۔ توقع ہے کہ یہ سکیم چین کی عوامی حکومت کے پاس بھیج دی جائے گی ۔ لیک سکیس کے سیاسی حلقوں کا کہنا ہے کہ چینی حکومت اس کو منظور نہیں کرے گی ۔ کیونکہ روس اسے پہلے ہی مسترد کر چکا ہے ۔ اس سکیم میں تجویز کیا گیا ہے ۔ کہ بڑی بڑی قوموں کے نمائندوں پر مشتمل ایک ادارہ بنایا جائے جو ایشیائی امور بالخصوص فارموسا اور سلامتی کونسل میں چین کی عوامی حکومت کی شمولیت کے متعلق بات چیت کرے ۔

۲۱ جنوری کو یوم منشور منایا جائے گا

لاہور ۔ ۱۲ جنوری ۔ پنجاب مسلم لیگ نے ۲۱ جنوری کو صوبے بھر میں "یوم منشور" منانے کا فیصلہ کیا ہے ۔ اس روز ہر ضلع کے لیگی رہنما عوام کے سامنے منشور کی وضاحت کریں گے ۔ اسی تاریخ کو انتخابات کے سلسلے میں لیگ کا ٹکٹ حاصل کرنے والے امیدوار جمع ہوں گے اور عوام کے سامنے مسلم لیگ سے وفاداری اور کئے ہوئے وعدوں کو پورا کرنے کا عہد کریں گے ۔

ڈھاکہ ۔ ۱۲ جنوری ۔ حکومت مشرقی بنگال نے سکولوں میں مقابلے کا خوشگوار جذبہ پیدا کرنے کیلئے دس ہزار روپے کے انعامات منظور کئے ہیں ۔

نزدیک و دور سے

پریٹوریا ۔ ۱۲ جنوری ۔ جنوبی افریقہ کی حکومت کمیاب اشیاء پر دوبارہ کنٹرول عائد کرنے کا منصوبہ تیار کر رہی ہے ۔ عالمی صورت حال اور اسلحہ بندی کی تحریک کو تقویت دینے کی غرض سے یہ اقدام ضروری خیال کیا گیا ہے ۔ (اسٹار نیوز ایجنسی)

واشنگٹن ۔ ۱۲ جنوری ۔ امریکہ کے وزیر تجارت نے اس خبر کی تردید کی ہے ۔ کہ محکمہ تجارت کمیونسٹ چین کو جنگی ضرورت کا سامان بھیجتا رہا ہے ۔

راولپنڈی ۔ ۱۲ جنوری ۔ وزیر صنعت چودھری نذیر احمد خان کل یہاں پہنچ رہے ہیں ۔ وہ واہ سیمنٹ فیکٹری کا معائنہ کریں گے ۔ اور اتوار کے دن لاہور چلے جائیں گے ۔

سنگاپور ۔ ۱۲ جنوری ۔ سنگاپور میں رہنے والے باشندوں نے شہر کو خالی کرنا شروع کر دیا ہے ۔ احتیاطی تدبیر کے طور پر انہوں نے یہ قدم اٹھایا ہے ۔

کراچی ۔ ۱۲ جنوری ۔ پاکستان میں فلپائن کے قونصل نے بتایا ہے ۔ کہ پاکستان اور فلپائن کے درمیان دوستی کے جس معاہدے پر دستخط ہوئے ہیں ۔ حکومت فلپائن کی طرف سے اس کی توثیق ہو جانے کے بعد عنقریب دونوں ملکوں میں سفیروں کا تبادلہ عمل میں لایا جائے گا ۔

حیدر آباد (سندھ) ۱۲ جنوری ۔ یہاں شیشہ سازی کا ایک کارخانہ قائم ہوا ہے ۔ اس میں چوڑیاں اور اسی نوعیت کی دوسری چیزوں کے لئے نہایت شفاف شیشہ تیار ہونا شروع ہو گیا ہے ۔

راولپنڈی ۔ ۱۲ جنوری ۔ سنٹرل ٹریڈرز فیڈریشن نے فیصلہ کیا ہے ۔ کہ وہ صوبے کے عام انتخابات میں اپنا ایک امیدوار کھڑا کرے گی چنانچہ امیدوار کے فیصلے کے لئے ایک بورڈ مقرر کر دیا گیا ہے (اسٹار)

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں چھپوا کر ۴ میکلیگن روڈ سے شائع کیا

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

روزنامہ —— الفضل —— لاہور
۱۳ جنوری ۱۹۵۱ء

صحافتی دیانتداری کا ایک نمونہ

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اپنی ایک حالیہ تقریر میں بعض مسلمانوں کی موجودہ اخلاقی کمزوری کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ ایک تو وہ مسلمان تھے کہ جنہوں نے سچائی کے لئے جانیں قربان کردیں اور ایک ایسی قسم کے لوگ بھی اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں جو جھوٹ کے طوفان اٹھا اٹھا کر سمجھتے ہیں کہ گویا وہ اسلام کی بڑی خدمت کر رہے ہیں۔ ہم نے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے مطلب کو اپنے لفظوں میں بیان کیا ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ سچائی کو اختیار کر کے دشمنانِ احمدیت احمدیت کا مقابلہ نہیں کرسکتے۔ اس لئے ان کو ہمیشہ افترا طرازی۔ کذب سازی۔ تحریف اور کتر وبیونت سے کام لینا پڑتا ہے۔

غضب یہ ہے کہ وہ لوگ جن کے ذمہ ملک کی فضا کو پاک وصاف رکھنا ہے۔ جو مولانا اور بابائے صحافت کہلانے کے خواہشمند ہیں۔ جو اپنے آپ کو اسلام کا ستون خیال کرتے ہیں۔ جن کے اخباروں میں حافظ قرآن اور اہلحدیث کہلانے والے انشار پرداز کام کرتے ہیں۔ انہیں کے دفتر صنعت افترا بافی اور کذب طرازی کے بڑے بڑے کارخانے ہیں۔ جہاں سے نہ صرف خالص جھوٹ کے کھلونے بن بن کر نکلتے ہیں بلکہ سچ میں جھوٹ کی آمیزش بھی بڑی قابلیت اور فنکاری سے کی جاتی ہے۔

ہم مؤقر روزنامہ "زمیندار" کا ذکر کر رہے ہیں یہ وہ روزنامہ ہے جس کی بنا منشی سراج الدین صاحب والد ماجد مولوی ظفر علی خانصاحب نے رکھی تھی۔ اس طرح وہ مولوی اختر علی صاحب کے بھی دادا ہوئے۔ مولوی سراج الدین صاحب وہ ہیں جنہوں نے حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود علیہ السلام کی دینداری کی بے حد تعریف کی ہے۔ مگر اب یہ اسی نیک انسان کے خلف ہیں کہ اللہ تعالےٰ نے صداقت کو ان سے کچھ اس طرح اٹھا لیا ہے۔ کہ احمدیت کے خلاف جھوٹ کی اشاعت میں احراریوں کے بھی استاد کہلاتے ہیں۔ یہی نہیں کہ احراری جو جھوٹ تراشتے ہیں۔ اس پر یہ اور بھی میناکاریاں کر لیتے ہیں بلکہ ان کو ایک حافظ قرآن اہلحدیث کالم نگار ایسا ہاتھ آگیا ہوا ہے۔ کہ جس کو جھوٹ تراشنے کا فطری ملکہ حاصل ہے۔ جس کو ابو الموضوعات کہا جائے تو بجا ہے۔ "زمیندار" کی یہ حالت دیکھ کر کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ یہ وہی اخبار ہے جس کی بنیاد منشی سراج الدین ایسے نیک انسان نے رکھی تھی۔

قادیان کے گزشتہ جلسہ سالانہ کے متعلق "ٹائمز آف انڈیا" کے نامہ نگار خصوصی کی ایک رپورٹ شائع ہوئی ہے۔ اگرچہ یہ رپورٹ بھی صحیح نہیں ہے۔ اور اس میں بھی ٹائمز کے نامہ نگار نے اپنی طرف سے باتیں بنا کر لکھی ہیں۔ مگر ہم یہاں جو کچھ عرض کرنا چاہتے ہیں وہ یہ ہے کہ زمیندار کے اس اہلحدیث اور حافظ قرآن کالم نگار نے اس رپورٹ کا جو ترجمہ زمیندار کی اشاعت مورخہ ۳ جنوری کے فکاہی کالم میں شائع کیا ہے۔ وہ تحریف وتبدل کا ایک عجیب شاہکار ہے۔ ہم یہاں ٹائمز کے نامہ نگار کی اصل انگریزی رپورٹ اس کا اردو ترجمہ اور وہ ترجمہ بھی جو زمیندار کے حافظ قرآن اخبار نویس نے شائع کیا ہے یہاں درج کرتے ہیں۔ تاکہ قارئین کرام ہاتھ کنگن کو آرسی کیا کے مصداق صحافتی دیانتداری کا یہ نمونہ ملاحظہ فرمالیں اور خود موازنہ کر لیں۔ ٹائمز آف انڈیا کے نامہ نگار کی رپورٹ ملاحظہ ہو۔

"Qadian December 28, The 59th annual Jalsa of the Ahmadiya Community which was held yesterday and day before invited a large audience including about 50 Kashmiri Muslims. who had specially come all the way to attend the Jalsa. Sheik Bashir Ahmad an advocate of Lahore presided over the morning session and Maulvi Abdur-Rahman Jatt over the afternoon session. Hakim Khaleel Ahmad of Bihar in a speech bitterly criticised the activities of the Jama'at Islami of Maulana Abul Ala Maudoodi started in Pakistan. He said that India as a secular state provided great security to the followers of all faiths and Ahmadiya Muslims in India were quite happy. He regretted that three Ahmadiya Muslims had been murdered in Pakistan, which was the outcome of the activities of the Islamic movement."

The Times of India
December 29 1950

اس رپورٹ کا قریب قریب لفظی ترجمہ یہ ہے۔

قادیان ۲۸ دسمبر۔ جماعت احمدیہ کا ۵۹ واں سالانہ جلسہ جو گزشتہ اور گزشتہ سے پیوستہ روز منعقد ہوا بڑی تعداد میں لوگ شامل ہوئے۔ جن میں ۵۰ کشمیری مسلمان بھی تھے۔ جنہوں نے جلسہ میں شمولیت کے لئے اتنے طویل سفر کی زحمت برداشت کی۔ شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ لاہور نے صبح کے اجلاس اور مولوی عبد الرحمٰن صاحب جٹ نے بعد دوپہر کے اجلاس کی صدارت کی۔

حکیم خلیل احمد صاحب بہاری نے مولانا مودودی کی جماعت اسلامی کی کارروائیوں پر جو وہ پاکستان میں کر رہی ہے بہت سخت تنقید کی۔ آپ نے کہا بھارت میں ایک غیر مذہبی ریاست ہونے کی حیثیت سے تمام مذاہب کے پیرووں کے لئے حفاظت کا بندوبست ہے۔ اور بھارت کے احمدی مسلمان مطمئن ہیں۔ اس نے افسوس ظاہر کیا کہ پاکستان میں تین مسلمان احمدیوں کو قتل کر دیا گیا ہے۔ جو اسلامی تحریک کی کارفرمائیوں کا نتیجہ ہے۔

"زمیندار" کا ترجمہ ملاحظہ ہو۔

"ٹائمز آف انڈیا کے خصوصی نامہ نگار کا بیان ہے کہ ایک نشست میں جس کے صدر لاہور کے ایک بیرسٹر شیخ بشیر احمد تھے علی الاعلان کہا گیا کہ پاکستان کی حکومت جو اسلامی تحریک کا نتیجہ ہے مرزائیوں کی حفاظت سے قاصر رہی ہے۔ وہاں تین مرزائی قتل ہو چکے ہیں۔ اس کے بالمقابل ہندوستان کی حکومت نے بے دین ہونے کے باوجود ہر مذہب کے پیراوؤں اور بالخصوص مرزائیوں کی حفاظت کا خاطر خواہ سامان مہیا کر رکھا ہے۔ پاکستان میں مولانا ابو الاعلیٰ مودودی کی جماعت نے اودھم مچا رکھا ہے۔ مگر ہندوستان میں ہمیں ہر قسم کا امن و اطمینان میسر ہے۔ ان امور کی روشنی میں حکومت ہندوستان کو نعمت اللہ قرار دیا گیا اور اعلان کیا گیا کہ مرزائی اس حکومت کے انتہائی وفادار ہیں"۔

اصل رپورٹ اور زمیندار کے ترجمہ کو ملاحظہ فرمائیے۔ کیا دنیا میں کوئی انسان کہہ سکتا ہے کہ یہ اسی رپورٹ کا ترجمہ ہے۔ کیا ترجمہ میں کوئی ایک بات بھی اصل سے ملتی ہے؟ شیخ بشیر احمد ایڈووکیٹ جلسہ۔ بیان۔ مودودی صاحب وغیرہ الفاظ لے کر اپنی ہی داستان پاستان بنا لینا کونسی صحافتی دیانت داری ہے؟ اسلام کو جانے دیجئے۔ انسانیت کو بھی جانے دیجئے۔ کیا ایسی تحریف اور تغیر وتبدل ننگِ صحافت نہیں؟

اعلان منجانب دار القضاء

مکرم علی حسن صاحب ساکن لائل پور نے درخواست دی ہے کہ ان کی بیوی مسماۃ انوری بیگم صاحبہ لائلپور میں فوت ہوگئی ہیں اور ان کی امانت جو صدر انجمن احمدیہ میں جمع ہے مجھے دلائی جائے کیوں کہ میں ان کا جائز شرعی طور پر وارث ہوں۔

اس لئے بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ ان کے خاوند کے علاوہ متوفیہ کے کوئی اور ورثاء بھی ہوں تو دفتر دار القضاء کو پندرہ یوم تک اطلاع دیں اور اگر کسی نے ان سے قرض لیا ہو تو وہ بھی ان ایام میں دار القضاء کو لکھے۔ ورنہ بعد میں ان کی امانت ان کے خاوند کو دے دی جائے گی اور بعد کی درخواست قابلِ شنوائی نہ ہوگی۔

ناظم قضاء سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ

هر صاحب استطاعت احمدی کا فرض هے که الفضل خود خرید کر پڑھے اور زیادہ سے زیادہ اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کیلئے دے

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی افتتاحی تقریر

جماعت احمدیہ کے سالانہ جلسہ ۱۹۵۰ء کے موقعہ پر

فرمودہ ۲۶ دسمبر ۱۹۵۰ء بمقام ربوہ

۲۶ دسمبر ۱۹۵۰ء ۱۰ بجے صبح حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نعرہ ہائے تکبیر کے درمیان سٹیج پر تشریف لائے۔ اور حضور نے سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حسب ذیل تقریر فرمائی۔

فرمایا۔ میں اس وقت دعا کے ساتھ

جلسہ کا افتتاح

کرنے آیا ہوں لیکن افتتاح سے پہلے جیسا کہ یہ اصول چلا آیا ہے۔ میں کچھ باتیں بھی کہا کرتا ہوں تا وہ جلسہ میں آنے والوں کے لئے ہدایت کا موجب بنیں۔ اور تا کہ دعا کرتے وقت وہ دعا کرنے والوں کے لئے مدد ومعین ثابت ہوں۔

سب سے پہلے تو میں ایک رقعہ کے متعلق جو کسی دوست نے بھجوایا ہے کچھ کہنا چاہتا ہوں وہ رقعہ یہ ہے کہ تمام

دوستوں کی خواہش

ہے کہ "یا مسیح الخلق عدوانا" کی ایپلیں جو سامنے لٹکائی ہوئی ہیں وہ ہٹائی جائیں۔ کیونکہ اس صورت میں نصف کے قریب سامعین لیکچرار کو نہیں دیکھ سکتے۔ میرے نزدیک یہ بات معقول ہے۔ ایسٹیج کے سامنے کوئی ایسی چیز نہیں لٹکانی چاہیئے جو سامعین اور لیکچراروں کے درمیان روک بنے۔ جن لوگوں نے ایسا کرنے کی کوشش کی ہے۔ انہوں نے میری ان ہدایتوں کو سننے اور سمجھنے کی کوشش نہیں کی۔ جو میں نے دی تھیں چنانچہ آج صبح ہی جب مجھ سے پوچھا گیا کہ ہم اس طرح سٹیج کے اردگرد "یا مسیح الخلق عدوانا" کی اپیلیں لٹکانا چاہتے ہیں۔ تو میں نے منع کیا اور کہا کہ یہاں اپیلیں نہ لٹکائی جائیں۔ مگر جب میں یہاں آیا۔ تو مجھے تعجب ہوا کہ میری ہدایت کے خلاف ان کو یہاں لٹکایا گیا ہے۔ اس لئے میں ہدایت دیتا ہوں کہ جب دعا کے بعد میں یہاں سے جاؤں گا تو ان آویزوں کو فوراً یہاں سے ہٹا دیا جائے اور انہیں ایسی جگہ لٹکایا جائے کہ یہ جلسہ میں مخل نہ ہوں۔

اصل اور مقدم چیز

تو جلسہ ہے۔ اور ایسی چیز جو اس میں مخل ہو۔ یا تقریروں کے اثر میں روک بننے والی ہو۔ وہ کسی صورت میں جائز نہیں ہو سکتی۔ ایسا کرنے کا کسی کو حق نہیں۔

بات دراصل یہ ہے کہ نوجوانوں کو بات سمجھنے کی عادت نہیں۔ میں نے کہا تھا کہ آویزے سٹیج پر فلاں جگہ لگائیں۔ لیکن انہوں نے میری پوری بات سنی نہیں۔ صرف سٹیج کا لفظ سن لیا۔ اور آویزے موجودہ صورت میں لگا دیئے۔ جب یہ سوال میرے پاس پہونچا میں اس وقت ناشتہ کر رہا تھا لیکن میں نے اس وقت دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں جواب بھجوا دیا۔ کہ ایسا کرنے کی کسی کو اجازت نہیں۔

اس کے بعد سب سے پہلے میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ جیسا کہ تمام دوستوں کو معلوم ہے میرا یہ سارا سال بیماری میں ہی گزرا ہے۔

گزشتہ جلسہ کے بعد

مجھے کھانسی اور نزلہ ہوا۔ پھر آواز بیٹھ گئی۔ اور کئی دن تک بغیر آواز کے گویا جیسے پھسپھساہٹ ہوتی ہے میں بولتا تھا۔ ایک لمبے عرصہ کے بعد مجھے اس بیماری سے افاقہ ہوا۔ لیکن دو ماہ کے بعد کوئٹہ میں نقرس کا دورہ ہو گیا۔ جو دو ماہ تک رہا پھر کھانسی کا دورہ ہوا جو چار ماہ رہا۔ پھر کچھ عرصہ آرام رہا۔ لیکن پچھلے دنوں بخار کا شدید دورہ ہوا۔ اور اب پھر کھانسی اور زکام ہے۔ ان بیماریوں کی وجہ سے مجھ میں اتنی طاقت نہیں کہ میں اتنا بوجھ اٹھا سکوں۔ جتنا بوجھ میں پہلے اٹھایا کرتا تھا۔ پس احباب کو انتظام کے ماتحت اگر کچھ قربانی کرنی پڑے۔ اور انہیں ملاقات کا اتنا وقت نہ ملے۔ جتنا پہلے ملا کرتا تھا۔ تو انہیں سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ یہ

اشد ضرورت کی وجہ سے

کیا گیا ہے۔ اور انہیں اس پابندی کو قبول کرنا چاہیئے۔ اب بھی میں بول رہا ہوں۔ تو بڑے زور سے چند الفاظ کہہ رہا ہوں۔ اور میں نہیں کہہ سکتا کہ آئندہ تقریریں میں کس طرح کر سکونگا کل تک مجھے آرام تھا۔ لیکن رات کو تقریروں کے لئے نوٹ لکھنے کی وجہ سے مجھے زیادہ دیر تک جاگنا پڑا۔ پہلے تو میں رات کو کام کرنے کا عادی تھا۔ اور تین تین چار چار بجے تک کام کرتا رہتا تھا۔ لیکن اب بیماری کی وجہ سے میں سردی میں کام نہیں کر سکتا۔ آٹھ بجے ہی بستر میں داخل ہو جاتا ہوں۔ لیکن کل نوٹوں کی وجہ سے گیارہ بجے رات تک کام کرتا رہا جس کی وجہ سے میرا گلا بیٹھ گیا ہے۔ اور نزلہ کے آثار پیدا ہو گئے ہیں خیر کل کی بات تو کل کی رہی۔ اس وقت مجھے

گلے میں شدید درد

ہو رہا ہے۔ اور اس کے ساتھ سر میں بھی درد ہو رہا ہے۔ ناک اور کنپٹیوں میں بھی درد ہے۔ جس کی وجہ سے میں خیال کرتا ہوں کہ میرے لئے تقاریر کو نبھانا مشکل ہوگا۔ اس وجہ سے احباب کو اور بھی احتیاط کرنی چاہیئے۔ اسی لئے میں پیدل چل کر نہیں آیا۔ بلکہ کار پر آیا ہوں۔ اور آئندہ بھی کار پر ہی آیا کرونگا۔ کیونکہ گرد اڑنے کی وجہ سے بیماری کے زیادہ ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ اسی طرح احباب ملاقات کے وقت بھی یہ احتیاط رکھیں کہ وہ اس طرح قدم رکھیں کہ گرد نہ اڑے۔

ایک بات میں

سٹیج کے افسروں سے

بھی کہنا چاہتا ہوں جو تکلیف مجھے محسوس ہوتی ہے وہ دوسرے لیکچراروں کو بھی محسوس ہوگی۔ اور وہ تکلیف یہ ہے کہ مائیکروفون عین مونہہ کے سامنے رکھا ہوا ہے۔ اور یہ اتنا موٹا ہے کہ اس کی وجہ سے آدھے آدمی نظر نہیں آتے۔ اس سے بولنے والوں کو بھی تکلیف ہوتی ہے اور تقریر کرنے والوں کو بھی۔ اسے ایسی جگہ پر رکھنا چاہیئے کہ یہ مونہہ سے نیچا رہے۔ تا سامعین تقریر کرنے والے کی شکل دیکھ سکیں۔ اور تقریر کرنے والے سامعین کی شکل دیکھ سکیں۔

اس کے بعد میں دوستوں کو اس امر کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ ہمارے لئے جس قسم کی مشکلات ہیں۔ اور جن حالات سے ہم گزر رہے ہیں۔ یہ مشکلات اور یہ حالات کسی دوسری قوم کو پیش نہیں آ رہے۔

ہماری حالت

اس یتیم کی سی ہے۔ جس کے نہ صرف ماں باپ ہی فوت ہو گئے ہیں۔ بلکہ اس کا کوئی عزیز بھی دنیا میں باقی نہیں رہا۔ صحابہ کرام کا جو حال تھا وہی ہمارا ہے۔ دنیا کی کوئی قوم ہم سے مونہہ لگانے کے لئے تیار نہیں۔

دنیا کی کوئی قوم

ہم سے خوش خلقی سے پیش آنے کے لئے تیار نہیں۔ دنیا کی کوئی قوم ہمارے ساتھ محبت سے ہاتھ ملانے کے لئے تیار نہیں۔ اور ہم جب بھی سوچتے ہیں۔ ہمیں کوئی ایسی بات نظر نہیں آتی۔ جس کی وجہ سے یہ عداوت کی جاتی ہے۔ اور جس کی وجہ سے بغض وکینہ ہم سے روا رکھا جاتا ہے۔ ہم نے کسی کا مال نہیں مارا۔ بلکہ جب دوسرے لوگ مال لوٹتے ہیں۔ ہم دوسروں کی خدمت کرتے ہیں۔ جب دوسرے لوگ ظلم کرتے ہیں۔

ہماری جماعت کے لوگ

الّا ماشاء اللہ رحم سے کام لیتے ہیں۔ جب دوسرے لوگ بغض اور کینہ دکھاتے ہیں۔ ہماری جماعت کے لوگ محبت اور پیار کا سلوک کرتے ہیں۔ اور جب دوسرے لوگ قوم اور ملک سے سچی ہمدردی نہیں رکھتے۔ بلکہ ظاہرداری سے کام لیتے ہیں۔ ہماری جماعت کے لوگ قوم ملک ہم مذہبوں اور تمام بنی نوع انسان سے خواہ وہ اسلام سے نسبت رکھتے ہوں یا نہ رکھتے ہوں ہمدردی کرتے ہیں اور باوجود اس کے کہ دنیا ہمیں گردن زدنی اور کشتنی سمجھتی ہے ہمیں

سب کی بھلائی

مدنظر رہتی ہے۔ دنیا ہمیں اس لئے نہیں دھتکارتی کہ ہم نے اس کا کچھ بگاڑا ہے۔ وہ ہم سے اس لئے تعلق نہیں توڑتی کہ ہم نے کسی پر ظلم کیا ہے۔ بلکہ وہ ہمیں اس لئے مونہہ نہیں لگاتی کہ ہم نے اپنے پیدا کرنے والے اور اپنے آقا سے مونہہ لگا لیا ہے۔ لیکن ہم اسے کسی وجہ سے چھوڑ نہیں سکتے۔ یہ وہ چیز ہے۔ جس پر ہم اپنے عزیز ترین وجودوں کو بھی قربان کر سکتے ہیں۔ ہم اسے نہ حکومت کی خاطر چھوڑ سکتے ہیں۔ نہ ملک و قوم کی خاطر چھوڑ سکتے ہیں۔ اور نہ ہم کسی عقیدہ کی خاطر اسے چھوڑ سکتے ہیں۔ ہم خدا تعالےٰ کو کسی صورت میں بھی نہیں چھوڑ سکتے۔ ہمارے دشمنوں کو سوائے اس کے ہمارے ساتھ اور کوئی دشمنی نہیں کہ ہم نے

خدا تعالےٰ کی آواز

کو سن لیا۔ اور یہ ایسی چیز نہیں جس کا ہمارے پاس کوئی علاج ہو۔ اگر مال کا سوال ہوتا تو

ہم کہتے چلو اس سے ہمیں کیا غرض اسے چھوڑ دو۔ اگر ملک کا سوال ہوتا تو ہم کہتے اسے چھوڑ دو۔ ہمیں ساری دنیا سے عداوت مول لینے کی کیا ضرورت ہے اگر عزت کا سوال ہوتا تو ہم کہتے۔ ہمیں ساری دنیا سے لڑائی سہیڑنے سے کیا غرض۔ اسے چھوڑ دو۔ یہ لوگ تو ہم سے اس چیز کو چھڑانا چاہتے ہیں جسے چھوڑ کر نہ ہمارا دنیا میں کچھ رہتا ہے اور نہ آخرت میں۔ یہ لوگ ہم سے خدا چھڑوانا چاہتے ہیں اور اس کا ہمارے پاس ایک ہی جواب ہے کہ تم ہم سے ملک لے لو۔ تم ہماری آزادیاں لے لو۔ تم ہماری عزتیں لے لو۔ تم ہمارے مالوں پر قبضہ کر لو۔ ہم اپنی جانیں قربان کرنے کو تیار ہیں لیکن خدا تعالیٰ کو چھوڑنے کے لئے تیار نہیں پس ہماری حالت اس قسم کی ہے جس کو

لاعلاج مرض

کہتے ہیں۔ ہماری مرض وہ ہے جس کے دور کرنے کا خیال بھی ہمارے جسموں پر کپکپی طاری کر دیتا ہے۔ اگر خدا تعالیٰ سے محبت کرنا مرض ہے اگر اس کی باتوں کو ماننا مرض ہے اور یہ ایسی متعدی مرض ہے جس سے دنیا ڈرتی ہے کہ یہ اسے نہ لگ جائے تو ہم کہیں گے کہ خواہ اس کے بدلہ میں ہمارے جسم کی ایک ایک بوٹی بھی جدا ہو جائے۔ خواہ اس کے بدلہ میں ہماری جان اور مال تباہ ہو جائیں لیکن ہم اسے نہیں چھوڑ سکتے۔ اور بیماریاں تو قابل علاج ہیں لیکن اس مرض کا کوئی علاج نہیں۔ . . . . اور نہ صرف اس کا کوئی علاج ہی نہیں بلکہ اس میں مبتلا رہنے کو ہم فخر سمجھتے ہیں۔ اور اس کے علاج کو عذاب سمجھتے ہیں۔ اس مرض کی دوا اور دارو سوائے خدا تعالیٰ کے اور کسی کے ہاتھ میں نہیں پس آؤ ہم

اپنے رب کے حضور میں عرض

کریں کہ اے ہمارے رب ابھی تو ہم نے اپنے مونہوں سے کہا ہے کہ ہم تیرے ہو گئے ہیں اور دنیا ہم سے عداوت کرنے لگی ہے۔ اے ہمارے رب اگر ہماری موتیں اسی حالت میں ہو جائیں تو نہ ہم دنیا کے رہتے ہیں اور نہ دین کے۔ دنیا کے لوگ تو ہم سے منہ نہیں لگاتے کہ ہم نے تجھ سے منہ لگایا ہے۔ لیکن ہم تیرے بندے بھی ابھی تک نہیں بنے۔ کیونکہ ہم نے مونہوں سے کہا ہے کہ تیرے ہو گئے۔ لیکن ہم نے اپنے دعویٰ کے مطابق عمل نہیں کیا۔ ہمارے اعمال میں ابھی خامیاں ہیں۔ پس اے خدا۔ تو ہمارے اندر ایسی تبدیلی پیدا کر دے کہ

دنیا ہماری مخالفت

کرتی ہے تو کرتی چلی جائے۔ لیکن ہم نے تیری محبت کا جو دعویٰ کیا ہے ہم اس میں سو فیصدی صادق ثابت ہوں اور خالص طور پر تیرے بن جائیں پھر تمام عداوتیں ہمارے لئے راحتیں بن جائیں گی۔ دنیا جس چیز کو دوزخ سمجھتی ہے ہم اُسے جنت قرار دیں گے کیونکہ جسے تو مل گیا اسے سب کچھ مل گیا۔ تیرے لئے گالیاں سُننا ساری دنیا کی تعریفوں سے بہتر ہے اے خدا۔ تو ہمارے اس دعوےٰ کو حقیقی بنا دے تو ہمارے اندر اپنا عشق پیدا کر دے۔ تو ہمارے اندر اپنا لگاؤ پیدا کر دے۔ تیرے وجود کے سوا باقی ساری دنیا ہماری نظروں سے غائب ہو جائے بجائے اس کے کہ ہم دنیا کی طرف نظر اٹھائیں۔ دنیا ہمیں خود ہی نظر نہ آئے۔ صرف تیرا ہی چہرہ ہمارے سامنے رہے۔ دنیا کی ہر چیز بے شک ہم سے چھینی جا سکتی ہے لیکن تو ہم سے نہ چھینا جا سکے پس آؤ ہم

خدا تعالیٰ سے مدد

کے لئے عرض کریں۔ کہ ہم ہزاروں تیرے نام پر یہاں جمع ہوئے ہیں تو ہمیں اپنا لے۔ اور ہمارے ساتھ باقی ساری دنیا کو بھی اپنا لے۔ دشمن بے شک ہمارے ساتھ دشمنی کرتا ہے لیکن ہماری اس کے ساتھ کوئی دشمنی نہیں۔ لوگ بے شک ہمارے مخالف ہیں لیکن ہماری ان سے کوئی مخالفت نہیں ہم تو یہی چاہتے ہیں کہ تیرا چہرہ انہیں بھی نظر آئے اور ان کے دلوں میں بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت پیدا ہو جائے۔ تا وہ اپنی سستیوں اور غفلتوں سے ہٹ کر

دین کی خدمت

میں لگ جائیں اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی حکومت دنیا پر پھر اسی طرح قائم ہو جائے۔ جس طرح وہ ۱۳۰۰ سال پہلے قائم تھی۔ پس تو ہم پر بھی رحم فرما اور ہمارے مخالفوں پر بھی رحم فرما۔ آمین

(اس کے بعد حضور نے حاضرین سمیت ایک لمبی دعا فرمائی)

درخواستہائے دُعاء

عزیزم سید مجید احمد سیکرٹری مال جماعت احمدیہ لاہور چند دنوں سے بعارضہ گلے اور آنکھوں کی تکلیف سے میو ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ دردِ دل احباب اور درویشانِ قادیان سے استدعا ہے کہ وہ عزیز کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

خاکسار سید ولایت شاہ انسپکٹر ڈھابا
صدر انجمن احمدیہ ربوہ

۲۔ میرا چھوٹا بھائی سخت بیمار ہے۔ حالت بہت نازک ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ جلد اسے صحت کاملہ عطا فرمائے۔

خاکسار محمد اقبال منڈی بھلوال ضلع سرگودہ

سیّدنا حضرت امیر المومنین ایّدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے چند سوالات کے جواب

(از مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ)

کسی صاحب نے مندرجہ ذیل سوالات حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں تحریر فرمائے وہ مع جوابات حضور اقدس درج ذیل کئے جاتے ہیں۔

سوال:۔ (۱) اسلامی شریعت میں سنیما دیکھنا ممنوع ہے۔ کیا اسلامی پکچر جو سنیما میں دکھائی جاتی ہے مثلاً محمد بن قاسم۔ فخر اسلام۔ جوش اسلام وغیرہ کا دیکھنا بھی معیوب ہے؟

جواب (۱):۔ "سنیما صرف اس وجہ سے منع کیا جاتا ہے کہ بغیر فائدہ کے وقت ضائع ہوتا ہے ورنہ جغرافیہ یا طبعیات کی فلم ہو تو وہ مفید ہوگی"۔

سوال ۲:۔ میں نماز کا پورا پابند ہوں۔ مگر جب کبھی اپنی جائے رہائش سے باہر جاتا ہوں تو اکثر نماز کا خیال نہیں رہتا۔ وہ نماز جو اس طرح قضاء ہو جاتی ہے اس کا قضاء پڑھنے پر کوئی عذاب تو نہیں رہتا بعض دفعہ گھر سے باہر ہونے پر نماز یاد آجانے پر بھی عمداً سستی کی وجہ سے قضاء کر لی جاتی ہے اس کے لئے شریعت کا کیا حکم ہے؟

جواب ۲:۔ "نماز کی پابندی بڑی مبارک ہے۔ بھول جائے تو دوسرے وقت پڑھی جا سکتی ہے جان کے چھوڑ دے تو قضاء ہو ہی نہیں سکتی۔ اس کا علاج توبہ اور گریہ وزاری ہے"۔

سوال ۳:۔ اگر ایک آدمی سب نیک کام کرے اور داڑھی نہ رکھے تو کچھ حرج تو نہیں؟

جواب ۳:۔ "داڑھی بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے۔ اسے نہ رکھنے میں حرج تو ضرور ہے۔ مگر ان باتوں میں اصل کام سمجھانا ہے۔ آخر آدمی درست ہو جاتے ہیں"۔

سوال ۴:۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم فوت نہیں ہوئے۔ بلکہ زندہ ہیں اور ہمیں بالکل اسی طرح دیکھتے ہیں جس طرح خدا دیکھتا ہے؟

جواب ۴:۔ "اسلامی اصول کے مطابق تو شہید بھی زندہ ہیں۔ رسول کیوں زندہ نہ ہوگا۔ مگر اس کے یہ معنے نہیں کہ وہ ہمیں دیکھ رہے ہیں۔ یہ صرف خدا تعالیٰ کا حق ہے جو عالم الغیب ہے کیا جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اس دنیا میں تھے تو سب کو دیکھتے تھے۔ آپ زندہ ہیں یہ عقیدہ رکھنے والا زندہ ہے مگر کیا وہ دنیا کی ہر چیز کو دیکھ رہا ہے۔ زندگی اور شے ہے ہر جگہ دیکھنا اور شے ہے۔ ہر جگہ کو دیکھنا تو علم غیب پر دلالت کرتا ہے اور علم غیب صرف اس اللہ تعالیٰ کی ذات کو ہے"۔

سوال ۵:۔ میں ایک اہل سنت والجماعت سے تعلق رکھنے والا ہوں۔ خالص اسلامی جذبہ کا حامل اور حق کا متلاشی ہوں۔

جواب ۵:۔ "آپ اہل سنت سے ہیں۔ بڑی خوشی ہے ہم بھی اہل سنت سے ہیں۔ کیونکہ ہم بھی عقیدہ رکھتے ہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت پر چلنے کے بغیر نجات نہیں"۔

دس انمول قیمتی موتی

(۱) ہمارا مقصد اور مدعا تبلیغ اسلام ہے

(۲) ہم اپنے آپ کو تبلیغی جماعت کہتے ہیں اور تبلیغی جماعت کے معنی یہ ہیں۔ کہ جسے ہم صداقت سمجھیں اسے ہم دنیا میں پھیلائیں۔

(۳) تبلیغ ہمارا پیشہ ہے۔

(۴) ہم مبلغ ہیں۔ اور ہمارا پیشہ یہی ہے کہ جو بات حق سمجھیں اسے دنیا میں پھیلائیں۔

(۵) کیا تمہارے کلائیوں نے کابل میں پتھر نہیں کھائے جب انہوں نے پتھر کھا کھا کر اپنی جان دے دی اور پتھر مارنے والوں کو دعائیں دیتے اور تبلیغ کرتے ہوئے اس دنیا سے رخصت ہو گئے تو تم میں سے کوئی کیوں بزدلانہ خیالات کو جگہ دے

(۶) یاد رکھو ہر وہ پتھر جو خدا تعالیٰ کی بات منوانے اور مسلمانوں کی ہمدردی کرنے کی وجہ سے پڑتا ہے۔ وہ پتھر نہیں پھول ہے۔

(۷) دنیا کی مذمت ہمیں سچائی کی تبلیغ سے نہیں روک سکتی

(۸) دین کی تبلیغ سے اور بہتر صدقہ کیا ہو سکتا ہے

(۹) دوستوں کو تاکید کرتا ہوں کہ وہ اپنی سستی کو دور کریں اور اس جوش سے تبلیغ کریں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر سال لاکھوں احمدی سلسلہ میں داخل ہونے شروع ہو جائیں۔

(۱۰) میرا دوست وہی ہو سکتا ہے جو میری باتوں کو مانے اور عمل کرے۔ (نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

سرزمینِ ربوہ کا تاریخی پس منظر

(از مکرم ممتاز صحرائی صاحب لنگر مخدوم)

ایسا معلوم ہوتا ہے۔ دریا کی پرانی گذرگاہ جوں جوں مغرب سے ہٹ کر اس شہر کے قریب آنے لگی تو اس کا وجود خطرے میں پڑنے لگا۔ حتیٰ کہ اس نے اس کے مغربی حصے کے قریب پہنچ کر اسے گرانا شروع کر دیا! یہ محض قیاس نہیں ہے۔ بلکہ اس لحاظ سے یہ ایک سچا واقعہ معلوم ہوتا ہے کہ پہاڑیوں کے مغرب سے ٹکرا کر جب دریا بہتا تھا۔ لازمی طور پر شہر کا اس کی زد میں آجانا تسلیم کرنا پڑتا ہے۔ اور پہاڑ سے ٹکرا کر پانی اتنی قوت کے ساتھ آگے بڑھتا تھا۔ جس نے اپنی گذرگاہ میں دور تک بہت بڑا نشیب پیدا کر دیا۔ یہ نشیب ربوہ کے مغرب میں اب بھی موجود کھڑا ہے۔ اور اس حقیقت کے تسلیم کرنے میں کوئی باک معلوم نہیں ہوتا۔ کہ اس قدیم شہر کا ایک بہت بڑا حصہ اس نشیب کی نذر ہو گیا تھا۔ اسی طرح جب پانی کے بہاؤ کا زور اور بھی بڑھ گیا تو دریا نے کھلے طور پر پہاڑوں اور شہر کے مغرب سے گذرنے کی بجائے ایک نئی گذرگاہ پیدا کر لی اور اس شہر سے مشرق کی طرف دوسری پہاڑیوں کے درمیان سے ہو کر بھی بہنے لگا۔ جن کے درمیان سے اب گذر رہا ہے۔

کچھ عرصہ ہوا ایک ایسی شہادت ملی ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جب دریائے چناب اس قدیم شہر سے مغرب کی طرف بہتا تھا۔ تو یہ شہر ان مشرقی پہاڑیوں کے گرد بھی پھیلا ہوا تھا۔ بعد میں گذرگاہ تبدیل کر کے جب ان پہاڑیوں کے درمیان سے گذرا تو شہر کے مغربی حصہ کی طرح اسے مشرق سے بھی برباد کر دیا۔ اور دونو طرف سے شہر گھر کر مخدوش ہو گیا۔ جس شہادت کا ذکر میں نے کیا ہے وہ یہ ہے۔ کہ جن دنوں دریا پر موجودہ لوہے کے پل باندھے جا رہے تھے۔ اور سینکڑوں مزدور یہاں رات دن کام کرتے تھے۔ ان میں سرحدی پٹھانوں کا ایک بڑا گروہ بھی شامل تھا۔ ایک رات اچانک ان پٹھانوں کا ایک پورا خاندان اپنے سامان اور گدھوں سمیت غائب ہو گیا۔ اور اپنی مزدوری کی کافی رقم ٹھیکہ داروں کے ذمہ چھوڑ گیا۔ بعد میں معلوم ہوا۔ کہ ان مشرقی پہاڑوں کے پڑوس سے مٹی کھودتے وقت انہیں کوئی قیمتی چیز حاصل ہو گئی تھی جسے راتوں رات سمیٹ کر یہ لوگ روپوش ہو گئے۔ اور جو گڑھے انہوں نے کھودے تھے۔ وہاں ایک جگہ پر جلی ہوئی گندم کے دانے بھی پائے گئے جو گڑھا کھودنے پر اور بھی برآمد ہوئے۔ اور شکل سے پہچانے جاتے تھے۔ اسی طرح کچھ اور قدیم زمانے کی خراب حال چیزیں بھی برآمد ہوئیں۔

یہاں اب تک پرانے زمانے کے مکانات کی دیواروں کے شکستہ آثار پائے جاتے ہیں۔ ان سب باتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اس جگہ قدیم وقتوں میں آبادی رہ چکی ہے۔ اور دریا نے یہاں کا رخ کر کے اسے اٹھا دیا۔ اب سرزمین ربوہ والے آثار اور ان نشانات کے درمیان بالکل قلیل فاصلہ ہے جس سے صاف ظاہر ہے کہ یہ آثار قدیمہ ایک شہر کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں۔ اور اس شہر کے غیر آباد ہو جانے کی سب سے بڑی اور معقول وجہ یہ معلوم ہوتی ہے۔ کہ دریا نے اپنی گذرگاہ تبدیل کر کے اس شہر کو محصور کر لیا اور ہر طرف سے اسے نقصان پہنچا کر غیر آباد کر ڈالا۔

شہر انھیری کی قدامت

اب اگر ان توجیہات کو تسلیم کر لیا جائے۔ تو بعض شہادتیں اور بھی ایسی موجود ہیں۔ جن کے ہوتے ہوئے اس شہر کی قدامت کا جو عوام میں انھیری کے نام سے مشہور رہا ہے۔ کسی حد تک اندازہ ہو سکتا ہے۔

مثلاً ربوہ سے دس بارہ میل شمال کی طرف دریا کی پرانی گذرگاہ میں ایک چھوٹا سا قصبہ لنگر مخدوم واقع ہے یہ قصبہ حضرت بہاء الحق ذکریا رحمۃ اللہ علیہ کے ایک تعلق دار مخدوم برہان الدین مبلغ اسلام نے آباد کیا تھا۔ مخدوم بہاء الحق رح کا زمانہ پیدائش سنہ ۱۱۶۹ء ہے اور ان کی وفات سنہ ۱۲۶۶ء میں واقع ہوئی۔ جبکہ یہاں خاندان غلامان کی حکومت قائم تھی۔ اور دوسرے لفظوں میں یوں کہہ سکتے ہیں کہ جب مخدوم برہان الدین رح اس علاقہ میں تبلیغ اسلام کے لئے تشریف لائے تھے اور حضرت بہاء الحق ذکریا رح کی ہدایت کے مطابق اس جگہ آکر مقیم ہوئے اسوقت دریائے چناب اپنی گذرگاہ تبدیل کر کے بڑی مدت پہلے ہی شہر انخیبری کو غیر آباد کر کے مشرقی پہاڑیوں کے درمیان سے بہ رہا تھا۔ اور انہوں نے اسی پرانی گذرگاہ میں اپنا مرکز لنگر مخدوم کے نام سے قائم کیا۔ جس کے ارد گرد ایک درجن کے قریب اب ایسے گاؤں آباد ہیں جو ان کی "مخدوم" کہلانے والی اولاد کی ملکیت ہیں۔ اس طرح اس بزرگ کے یہاں آکر بستی لنگر مخدوم آباد کرنے کا زمانہ جو مخدوم بہاء الحق ذکریا کے عہد کے ساتھ مربوط ہے۔ وہ زمانہ بنتا ہے۔ جبکہ محمد غوری اور پرتھوی راج کی جنگ کے نتیجہ میں ہندوستان کے اندر اسلامی حکومت کے قیام کو صرف ۷۲ برس سے زیادہ عرصہ تسلیم نہیں کیا جا سکتا اور ان واقعات سے شہر انخیبری کا اتنی مدت سے بہت عرصہ پہلے غیر آباد ہو جانا ثابت ہوتا ہے۔ جس کا صاف طور پر مطلب یہ ہے کہ یہ شہر اسلامی حکومت قیام سے کہیں پہلے ہی برباد رہ چکا ہے۔ بعد میں اسکی آبادی کسی صورت میں تسلیم نہیں کی جا سکتی۔ اس حقیقت کو روشن کرنے کے لئے ایک واضح دلیل اور بھی موجود ہے۔ یعنی جب مذکورہ بالا وضاحت کی رو سے قصبہ لنگر مخدوم تیرھویں صدی عیسوی کے اوائل میں آباد کیا گیا تھا اس وقت دریائے چناب کی قدیم گذرگاہ جس کے تبدیل ہونے کی وجہ سے شہر انخیبری غیر آباد ہوا کئی اور بستیوں سے خالی نہ تھی۔ جو لنگر مخدوم سے بہت عرصہ پہلے آباد کی گئی تھیں۔ جن کے آباد ہونے کا زمانہ صاف طور پر ہندو پیریڈ کے ساتھ متعلق معلوم ہوتا ہے۔ مثلاً اسی لنگر مخدوم سے دو میل کے فاصلے پر ایک اور تاریخی قصبہ کالووال آباد ہے۔ یہ قصبہ بھی دریائے چناب کی قدیم گذرگاہ کے عین بیچ میں واقع ہے اور ربوہ کی ایک مشہور و معروف پڑوسی قوم رہان کا مرکز ہے۔ جو اس علاقہ میں کئی اور بستیوں کے درمیان پھیلی پڑی ہے انیسویں صدی عیسوی کی ابتدا تک رہان قوم کو بڑا عروج حاصل رہا ہے۔ اس قوم کے ایک خاندان کو اس علاقہ میں دوسری تمام قوموں پر حاکمانہ اقتدار حاصل رہا ہے۔ ملک احمد خاں رہان اسی خاندان کا مقتدر فرد ہوا ہے جس نے احمد نگر آباد کیا تھا۔ جن دنوں کالووال کے پڑوس میں مخدوم برہان الدین رحمۃ اللہ نے آکر قیام فرمایا اور تبلیغ اسلام کا آغاز فرمایا۔ ان دنوں کالووال اس علاقہ کی سب سے بڑی بستی تھی۔ اور بہت عرصہ پہلے آباد ہو چکی تھی اب اگر مخدوم برہان الدین رح کا حضرت بہاء الحق ذکریا رح کی وفات سے جو سنہ ۱۲۶۶ء واقع ہوئی۔ صرف دس سال پہلے آنا تسلیم کر لیا جائے تو کالووال جس پر ان دنوں رہان قوم کا تصرف تھا۔ اور یہ قوم کئی پشتوں سے اس مقام پر آباد چلی آتی تھی اس کی قدامت بہر حال کم سے کم آٹھ سو برس تو ضرور تسلیم کرنی پڑتی ہے۔ جب کہ مخدوم برہان الدین کی یہاں آمد سے صرف ایک سو برس پیشتر کالووال کا آباد ہونا فرض کر لیا جائے۔

جب مخدوم صاحب یہاں قیام فرما ہوئے تو اس وقت کالووال میں رہان قوم کا ایک مقتدر اور ذی جاہ بزرگ لنگر خاں اس علاقہ کا سردار تسلیم کیا جاتا تھا۔ اس بزرگ نے از راہ اخلاص لنگر مخدوم کا ایک معین علاقہ مخدوم صاحب کو عنایت کر دیا اور کہا اس علاقہ کی آمدنی سے آپ اپنے کاروبار کو چلا لیں۔ اور اخراجات کو پورا کر لیا کریں۔ اس پیشکش کو قبول کر کے مخدوم برہان الدین رح نے یہاں ایک لنگر خانہ جاری کر دیا اور ایک درسگاہ قائم کر دی اس طرح اس مقام کا نام لنگر مخدوم پڑ گیا۔ جو بڑھتے بڑھتے کالووال کے برابر ایک قصبہ بن گیا

اس بیان سے کتنا آسانی کے ساتھ واضح ہو گیا ہے کہ دریائے چناب کی مغربی گذرگاہ کم سے کم آٹھ سو برس سے زیادہ پرانی ہے۔ جس کے دم سے شہر انخیبری غیر آباد ہوا تھا۔ لیکن ابھی ہمارے پاس ایک اور واقعہ ایسا موجود ہے۔ جو صاف طور پر اس گذرگاہ کو ہندو پیریڈ کی طرف لے جاتا ہے۔ یہ واقعہ قصبہ کالووال سے بھی ایک قدیم تر شہر رہن وال کی آبادی کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔ جس کی تفصیل ذیل میں درج ہے۔

شہر رہن وال کی تاریخی داستان

قصبہ کالووال اور لنگر مخدوم کے شمال مشرق میں ایک اور تاریخی مقام رہن وال واقع ہے۔ یہ رہن وال راجہ جے پال کے زمانے میں آباد تھا۔ اور نہ جانے اس راجہ کے عہد سے کتنی مدت پہلے آباد کیا گیا تھا۔ جب سلطان محمود کے حملوں کا سنہ ۱۰۰۱ء سے آغاز ہوا۔ تو شمال مغربی پنجاب کے شہروں سے ہندو آبادی خوف زدہ ہو کر مشرق کی طرف سرکنے لگی اور مغربی پنجاب کے شہر ہندو آبادی کے انخلاء سے بے رونق ہونے لگے اور کئی شہر تو اس علاقہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ کی جنگ کے نتیجہ میں سرے سے برباد ہو کر رہ گئے۔ لیکن ان شہروں کی آبادی کی کمی کو نو وارد مسلم خاندان پورا کر رہے تھے۔ چنانچہ سلطان محمود کے زمانہ میں اگرچہ ملک میں خوف و ہراس پھیلا ہوا تھا اور انتظامی لحاظ سے کئی طرح کی خرابیاں موجود تھیں۔ لیکن نئے مسلمانوں کی آمد اور غیر مسلموں کے اسلام میں داخلہ کا سلسلہ زور سے شروع ہو رہا تھا۔ جبکہ تبلیغ اسلام کے شیدائی بزرگان ملت جوق در جوق ملک ہند میں داخل ہو رہے تھے یہ وہ زمانہ تھا جب حضرت ابوالحسن علی بن عثمان الجلابی الہجویری المعروف حضرت داتا گنج بخش اپنے مرشد ابو الفضل محمد بن الحسن الختلی کے حکم کے بموجب خدمت اسلام کے لئے یہاں تشریف لائے تھے۔ اور شیخ احمد سرخسی اور شیخ ابوالحسن ہجویری بھی آپ کے ساتھ تھے۔ اور حضرت حسین زنجانی اس قافلہ کی آمد سے پہلے ہی لاہور میں مصروف تبلیغ ہو چکے تھے۔ لیکن ان کی آمد پر ان کا انتقال ہو گیا۔ اور سب سے پہلے حضرت داتا صاحب کی تبلیغ سے لاہور کا نائب السلطنت رائے راجو مسلمان ہوا۔ جس کی اولاد سے موجودہ خادمان دربار ہیں۔ اور راجو بعد میں شیخ ہندی کے نام سے مشہور ہوا۔

عالمگیر امن کا علمبردار صرف اسلام ہے

صدر ٹرومین کا حالیہ بیان اور ان کا عمل

(از مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر سابق مبلغ شام)

"آج دنیا آج چنگیز خان اور تیمور کے ورثاء کے مقابل ہے۔ اور یہ لوگ تاریخ عالم میں سب سے بڑے قاتل تھے۔"

"ہماری نشوونما اور قوانین کی بنیاد ان اصولوں پر ہے۔ جو ہمیں (حضرت) موسیٰ اور (حضرت) عیسیٰ (علیہم السلام) نے مرحمت فرمائے ہیں۔ اور "پہاڑ کے وعظ" کا اخلاقی پروگرام ہمارے لئے زندگی کا بہترین لائحہ عمل ہے۔ ہمارے مقابل وہ لوگ ہیں۔ جو ان باتوں پر ایمان نہیں رکھتے۔ میں کوشاں ہوں کہ دنیا کی اخلاقی قوتوں کو یکجا کروں یہ قوتیں ہیں۔ کیتھولک۔ پروٹسٹنٹ۔ یہودی مشرقی چرچ۔ تبت۔ کالامہ۔ ہندوستانی سنسکرت کا اخلاقی کوڈ (CODE) میں سعی کر رہا ہوں۔ کہ ان تمام لوگوں کو منظم کروں۔ اور انہیں یہ ذہن نشین کراؤں کہ ان کی بہتری۔ بقاء اور عزت اسی میں ہے۔ کہ وہ مل کر متحدہ سرگرم عمل ہوں اور ایک دوسرے کا گلا کاٹنے کا خیال چھوڑ دیں۔"

یہ وہ الفاظ ہیں جو مسٹر ٹرومین نے اپنی ایک حالیہ تقریر میں کہے ہیں۔ الفاظ بالا میں جس مقصد کا ذکر کیا گیا ہے وہ نہایت ہی مبارک ہے مگر سوال یہ ہے۔ کہ اس مقصد میں حقیقی کامیابی ہو سکتی ہے یا نہیں؟ ٹرومین کا زمانہ صدارت عالمگیر امن کے قیام میں کہاں تک کامیاب ہے؟ آج کل بین الاقوامی سیاسیات کی کشتی بحر متلاطم میں ہے اور حالات بد سے بدتر ہو رہے ہیں نامعلوم مستقبل قریب میں دنیا کو کن خوفناک حالات سے دوچار پڑنے والا ہے:

ماضی و حال

مندرجہ بالا بیان میں ٹرومین نے دنیا کو شعاع امید کے خوشکن وعدے پیش کئے ہیں۔ جس حکومت کے وہ صدر ہیں۔ وہ سیاسیات عالم میں کافی اقتدار اور اثر رکھتی ہے اور دنیا کے تخریبی و تعمیری پروگرام میں اسے کافی دخل ہے۔ مسٹر ٹرومین کی صدارت کا ماضی و حال پیچیدہ سیاست لئے ہوئے ہے۔ اور ان کی پیشانی پر داغ ہے کہ ان کے زمانہ میں فلسطین کے عربی ملک میں یہودیوں کی "اسرائیل" نامی حکومت کا ناجائز قیام ہوا۔ جس نے آج تک بین الاقوامی حالات کو تاڑگ بنا رکھا ہے۔ فلسطین میں اسرائیلی حکومت کا قیام کیوں ہوا؟ امریکہ اور برطانیہ کا اس میں کیا مفاد ہے؟ عربوں کی شکست کے داخلی و خارجی اسباب کیا ہیں؟ عربوں میں باہمی اختلافات کا باعث کون ہے؟ ان تمام سوالات کا جواب یہ ہے کہ اس کا باعث صرف اور صرف امریکہ اور ٹرومین ہے۔ مشرق وسطیٰ کے پٹرول کو آسانی سے یورپ اور امریکہ پہنچانے کے لئے فلسطین کے ساحلی علاقہ میں یہودی حکومت کی تاسیس رکھی گئی۔ اور ٹرومین نے یہ کارروائی کر کے امریکہ کے یہود کا ووٹ حاصل کیا۔ یورپ اور امریکہ سے یہودیوں کو فلسطین لایا گیا۔ فلسطین میں انتقال اراضی کا قانون بنا کر عربوں کو زمینوں سے محروم کر دیا گیا۔ بنجر۔ اور پہاڑی اراضیات پر بغیر کسی وجہ کے مالیہ لگایا گیا۔ فلسطین کا مفلوک الحال کسان زمین فروخت نہ کرتا تو کیا کرتا۔ الغرض اقلیت کو اکثریت میں اور اکثریت کو اقلیت میں بدل دیا گیا۔ فلسطین میں یہودی حکومت عرب ممالک کے لئے ایک ناسور ہے۔ مسئلہ فلسطین کے نشیب و فراز جاننے والے جانتے ہیں۔ کہ اس یہودی حکومت کی تاسیس میں مسٹر ٹرومین بطور ہیرو کے ہیں۔ اور انہوں نے ہی یہ سارا پارٹ ادا کیا ہے۔ امریکن گورنمنٹ نے ہی اسرائیلی حکومت کو سب سے پہلے تسلیم کیا۔ اور یہودیوں کی حوصلہ افزائی کی۔ میں اپنے ذاتی مطالعہ کی بناء پر اس رائے کا اظہار کر سکتا ہوں کہ مصری اور عراقی افواج جب "تل ابیب" پر بمباری کر رہی تھیں۔ اور قریب تھا کہ اس شہر پر قبضہ ہو جاتا۔ تو مسٹر وییزمین صدر حکومت اسرائیل نے بذریعہ ہوائی جہاز پہنچ کر مسٹر ٹرومین سے رحم کی درخواست کی۔ اور ان سے مدد طلب کی جس پر ٹرومین نے فریقین (عرب اور یہود) کو عارضی صلحنامہ پر دستخط کرنے پر مجبور کر دیا اور نہ کرنے کی صورت میں ان کو خوفناک انجام سے دوچار ہونے سے ڈرایا۔ (دیکھو مفصل "عبرۃ فلسطین" مصنفہ موسیٰ العلمی)

اگر بقول ٹرومین چنگیز خان اور تیمور تاریخ عالم میں سب سے بڑے قاتل ہیں۔ تو مورخین کے نزدیک مسٹر ٹرومین بھی اسی صف میں شمار ہونگے۔ کیونکہ ان کی ظالمانہ پالیسی کی وجہ سے آج فلسطین کے عرب مہاجرین لبنان۔ شام میں نان قبینہ کے محتاج ہیں۔ اور ان میں سے کئی لقمہ اجل ہو چکے ہیں۔ اگر امریکہ کے صدر چاہتے تو فلسطین عربوں کا ملک رہتا۔ اور وہاں امن قائم رہتا اور مشرق وسطیٰ کی سیاسیات پر گھٹا ٹوپ بادل

نہ چھپا جاتے

اسلام اور امن

مذہب اسلام سرتاپا امن۔ سلامتی اور رواداری کا علمبردار ہے۔ اور ابنیاء آدم کے لئے رحمت کا باعث ہے۔ بانی اسلام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے یہودیوں۔ عیسائیوں اور مجوسیوں کے ساتھ حسن سلوک کیا۔ وہ رحمۃ للعالمین تھے۔ اسلام نے ایک ہی وقت میں جہاں اشاعت مذہب کے مقدس فریضہ کو سرانجام دیا۔ وہاں اس نے مشرق و مغرب میں عدل و انصاف کے ساتھ حکومت بھی کی ہے۔ اور مسلمان فاتحین جہاں بھی گئے۔ انہوں نے اس اصل کو مدنظر رکھا۔ اسلام کا دستور قرآن کریم ہے۔ ب سے س تک اس میں جو احکام مندرج ہیں۔ وہ دنیا میں اخلاقی قوتوں کو احیاء کرنے میں محمد ہیں۔ روس کا مشہور فیلسوف الکاؤنٹ لیو ٹالسٹائی اپنی ایک تصنیف

The Light of Religion

میں تحریر کرتا ہے۔

"یہ کتاب (قرآن) عالم انسانی کی رہنمائی کیلئے ایک بہترین راہبر ہے۔ اس میں تہذیب ہے۔ شائستگی ہے۔ تمدن ہے۔ معاشرت ہے اور اخلاق کی اصلاح کے لئے ہدایت ہے۔ اگر صرف یہ کتاب دنیا کے سامنے ہوتی۔ اور کوئی ریفارمر (مصلح) پیدا نہ ہوتا تو یہ عالم انسانی کی رہنمائی کے لئے کافی تھی۔"

(ص ۱۴۸)

سیاست حاضرہ میں عیسائیوں اور یہودیوں نے دنیا کا امن برباد کیا اور کر رکھا ہے۔ مگر اسلام دنیا میں سلامتی اور امن کا علمبردار ہے۔

(خاکسار شیخ نور احمد منیر از ربوہ ضلع جھنگ)

مجالس خدام الاحمدیہ توجہ کریں

خدام الاحمدیہ کا تیرھواں سال ۳؍ فروری ۱۹۵۱ء کو ختم ہو رہا ہے۔ اور ۴؍ فروری ۱۹۵۱ء سے خدام الاحمدیہ اپنے چودھویں سال میں قدم رکھے گی۔ اس سارے عرصہ میں جو آپ نے کام کیا ہے۔ اس کا جائزہ لیں۔ اور دیکھیں کہ آپ کہاں تک اپنے اقرار کو پورا کر رہے ہیں۔ اور اگر آپ اس میں اپنے آپ کو پورا اترتے نہ دیکھیں۔ تو سوچیں کہ ایسا کیوں ہوا ہے۔ اور جو نقائص اور کمزوریاں آپ کو نظر آئیں۔ ان کو دور کرنے کی فکر کریں۔ اپنی تنظیم کو مکمل کریں۔ اپنے گرد و نواح میں جا کر احمدی نوجوانوں کو منظم کریں۔ اپنے پروگراموں کو درست طور پر چلائیں۔ اپنے کاموں میں دلچسپی پیدا کر کے دوسروں کو اپنی طرف متوجہ کریں۔ اپنے چندوں پر نظر ڈالیں۔ اور بقایاجات صاف کریں۔ آئندہ سال میں نئے جذبہ اور نئے جوش کے ساتھ کام شروع کرنے کا عزم کریں۔ آئندہ سال میں اپنی قربانیوں کو بڑھا کر پیش کریں۔ اور پھر ان کی بروقت خود ادائیگی کریں۔ اور دوسروں کو اس کی ترغیب دیں۔ .... اور تاکید کریں۔ یہ سال تو گذر گیا۔ اس کے بقایا کام ہم نے آنے والے سال میں پورے کرنے ہیں۔ اور اس بقایا کام کے علاوہ آنے والے سال کے کاموں کو بھی وقت کے اندر ختم کرنا ہے۔ پس ہمیں نئے عزم۔ نئی ہمت اور نئے جوش سے کام کرنے کے لئے تیار ہو جانا اور اپنے دوسرے بھائیوں کو تیار کرنا ہے۔ اس سال کے ابتدائی حصہ میں ہمیں اپنی تنظیم کو مکمل کر لینا چاہیئے۔ کیونکہ اب اس کے بغیر مشکلات پیدا ہوں گی عہدیداران مجالس خاص طور پر اس اعلان کے مخاطب ہیں۔ ان پر بہت بڑی ذمہ داری ہے۔ کسی ذمہ داری کو لے کر پھر اس کو پورا نہ کرنا قومی کام کو نقصان پہنچایا کرتا ہے۔ پس عہدیداران خدام الاحمدیہ اور اراکین خدام الاحمدیہ دونوں ہی اپنے فرائض کی طرف توجہ دیں۔ اپنی تنظیم کو مکمل کریں۔ ہر لحاظ سے مکمل کریں۔ اور مرکز کے ساتھ اپنا تعلق مضبوط کریں۔ کہ اس کے بغیر کوئی تنظیم تنظیم نہیں کہلا سکتی۔

(نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواستہائے دعا

مکرم حمید احمد عبدالصمد صاحب مولوی فاضل تین چار روز سے علیل سے بوجہ نمونیہ علیل ہیں۔ درویشان قادیان۔ احباب جماعت اور صحابہ مسیح موعود کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ ان کے لئے دعا فرمائی جائے۔ (مسعود احمد مجاہد کشمیر اول یہ بھی)

(۲) عزیزم ضیاء الدین واقف زندگی ابن چوہدری سعد الدین صاحب مرحوم جو سیکنڈ ایئر میڈیکل کالج کے طالبعلم ہیں۔ میو ہسپتال میں سینہ کی بیماری سے داخل ہیں۔ ان کی صحت کے لئے اور درازی عمر کے لئے دوستوں سے دعا کی درخواست ہے۔ (خاکسار ڈاکٹر غلام مصطفیٰ از لاہور)

جاپان سے ہندوستان کی تجارت میں خسارہ

نئی دہلی ۱۲ر جنوری۔ جون ۱۹۵۰ء میں ختم ہونے والے سال میں جاپان سے تجارت میں ہندوستان کو ۰۰۰۰۰۰۰۱۹ روپے کا خسارہ ہوا۔ ہندوستان سے برآمد ۰۰۰۰۰۰۰۷ روپے کی ہوئی اس برآمد میں تیل کے اہم مینگنیز۔ مصالحہ اور کپاس شامل ہے۔

ہندوستانی درآمدات ۰۰۰۰۰۰۰۹۸ روپے کی ہوئی جس میں کپڑے۔ مشینیں، پرزے مواصلات کے سامان کافور اور دھات کی مصنوعات شامل ہیں (اسٹار)

لبنانی آٹے کی قیمت میں ۳۰ فی صدی اضافہ

بیروت ۱۲ر جنوری۔ غلہ کی برآمد پر پابندی کے سرکاری فیصلہ کے بعد لبنان میں آٹے کی قیمت میں ۳۰ فی صدی اضافہ ہوگیا ہے۔

نیز اشیائے خوردنی خصوصاً گوشت اور خام اشیاء کی قیمت زیادہ ہوگئی ہے۔ بین الاقوامی صورت حال کی وجہ سے یورپ اور امریکہ سے درآمد شدہ اشیاء بھی زیادہ گراں ہوتی جارہی ہیں (اسٹار)

ترکی میں مذہبی تعلیم

استنبول ۱۲ر جنوری۔ وزارت تعلیم کے خصوصی کمیشن کے فیصلہ کے مطابق ترکی کے ابتدائی اسکولوں میں مذہبی تعلیم بھی رائج کی جانے والی ہے اس سے پہلے ثانوی اور عالی اسکولوں میں مذہبی تعلیم نافذ کی جاچکی ہے ابتدائی اسکولوں کے اساتذہ اور طلباء کے لئے خاص کتابیں تیار کی گئی ہیں۔ (اسٹار)

درخواست ہائے دعا

ملک حمید اللہ صاحب موری دروازہ لاہور کچھ عرصہ سے بعارضہ ٹی۔بی بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں کہ مولا کریم ملک صاحب موصوف کو صحت کاملہ عطا فرمائے۔ (خالد سیف اللہ لاہور)

۲- میرا بھتیجا عزیزم نذیر احمد عرصہ دراز سے آنکھ کے دکھنے اور بخار کی وجہ سے بیمار چلا آرہا ہے۔ اور بعض اوقات سینہ کے حصہ میں درد کا عارضہ بھی ہوجاتا ہے۔ احباب عزیزم کی صحت کے لئے دردِ دل سے دعا فرمادیں۔ (غلام محمد لاہور)

مشرق وسطیٰ کی حفاظت کیلئے پاکستان شہ رگ کی حیثیت رکھتا ہے

لندن بذریعہ ہوائی ڈاک وزیر اعظم پاکستان کی لندن میں آمد کے موقعہ پر برطانوی اخبار "ٹائمز" نے لکھا ہے، کہ لیاقت علی خان صاحب لندن میں عین وقت پر پہنچے ہیں تاکہ وزرائے اعظم کی کانفرنس میں شریک ہوکر اہم فیصلوں میں حصہ لے سکیں۔ اب دولت مشترکہ کے تمام ممبران موجود ہیں۔ اور لیاقت علی خان صاحب کی موجودگی سے ایک اور ذمہ دار ایشیائی آواز کا اضافہ ہوگیا ہے۔ جو وزراء اعظم کی حفاظت اور وہاں قیام امن کے نازک مسئلہ میں کافی مفید ثابت ہوگی یہ کانفرنس جمعہ کے روز شروع ہوئی تھی۔

اس دن اس میں سرخ چین کی نافرمانی پر غور و فکر کیا گیا۔ سرخ چین نے نہ صرف یہ کہ اقوام متحدہ کی فوجوں کا مقابلہ کرکے جنگ کی آگ کو اور بھڑکایا بلکہ عارضی صلح کی پیش کش بھی ٹھکرا دی سو نہ اس عرصہ میں مستقل امن کے لئے کچھ نہ کچھ گفت و شنید ہوسکتی۔ امید ہے۔ کہ وزیر اعظم پاکستان کی موجودگی میں اس مسئلہ پر مزید غور و فکر ہوگا۔

ان تمام باتوں سے جو ایک بات بالکل عیاں ہے وہ یہ ہے۔ کہ اگر ایشیا کی ان آزاد مملکتوں کی تجاویز کو نہ مانا گیا۔ تو پھر کسی دائمی امن کی کوشش بالکل بیکار ہے۔ اگر پاکستان اس کانفرنس سے غیر حاضر رہتا تو یہ بات درحقیقت بڑی ہی افسوسناک ہوتی۔

آگے چل کر ٹائمز لکھتا ہے۔ ایسے نازک وقت یقیناً پاکستان کو ایک اہم کردار سرانجام دینا ہے۔ اس کی جغرافیائی اہمیت ایران۔ ترکی اور دیگر عرب ممالک سے گہرے تعلقات اور پھر اس کی بذات خود ایک سب سے بڑے اسلامی ملک ہونے کی شہرت۔ غرضیکہ یہ سب کچھ ایسے ناقابل تردید حقائق ہیں۔ جو مشرق وسطیٰ کی بین الاقوامی مدافعت کے سلسلے میں اسے شہ رگ کی حیثیت دیتے ہیں۔

درخواست دعا

ایک دفتری کی غلطی کی وجہ سے میری ترقی دو سال سے رکی پڑی تھی۔ اب چونکہ یہ معاملہ زیر غور ہے۔ اس لئے سب احمدی احباب سے درخواست دعا ہے۔

(محمد صادق احمدی)

کیا لندن کانفرنس میں بھارت پاک اختلافات ختم ہوجائیں گے

لندن بذریعہ ریڈیو، برطانوی اخبار "نیوکرانیکل" نے لیاقت علی خان صاحب کی لندن میں تشریف آوری کے موقعہ پر لکھا ہے کہ ان کا لندن میں دو گنے جوش کے ساتھ خیر مقدم کیا جائے گا۔ ان کا بڑی ہچکچاہٹ کے بعد کانفرنس میں شرکت کا فیصلہ یہ ظاہر کرتا ہے کہ دولت مشترکہ کا حلقہ سخت جان ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ ان کی شرکت سے کانفرنس کو بڑا فائدہ ہے۔

وزیر اعظم پاکستان کے فوجی اور اقتصادی نظریات کم و بیش وہی ہیں۔ جن پر یہ کانفرنس اب غور و فکر کرے گی علاوہ ازیں ان کی شرکت سے کامل توقع ہے کہ اس کانفرنس میں صلاح مشورہ سے بھارت اور پاکستان کے درمیان جو اختلافات ہیں۔ بالخصوص کشمیر کے بارے میں وہ دور ہوجائیں گے

بھارت اور پاکستان کے یہ اختلافات دراصل ہر جمہوریت دوست کی پریشانی کا موجب بن رہے ہیں اور حقیقت یہ بڑی ہی بدنصیبی ہے۔ کہ ایسے نازک وقت میں ان دو ممالک کی فوجیں ایک دوسرے کی گھات میں بیٹھی رہیں ہم انتہائی خلوص کے ساتھ توقع کرتے ہیں کہ لندن میں اس کانفرنس میں ان اختلافات کا بالکل ہی خاتمہ کردیا جائے گا۔

کیا کوریا سے اقوام متحدہ کی فوجوں کو نکال لیا جائیگا؟

واشنگٹن ۱۲ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ ابھی تک اقوام متحدہ کی فوجوں کو کوریا سے نکالنے کا کوئی آخری فیصلہ نہیں ہوا۔ صدر ٹرومین نے اپنے بیان میں جس بنیادی پالیسی کا ذکر کیا تھا وہ اس حد تک تھی (۱) رضا کارانہ طور پر کوریا سے اقوام متحدہ کی فوجوں کو نہیں ہٹایا جائے گا۔ اور امریکی اور دوسرے اتحادیوں کی فوجیں اس وقت تک مصروف جنگ رہیں گی جب تک ممکن ہو سکا۔

امریکی حکومت نے اس خبر کی تردید کر دی ہے کہ جنرل میکارتھر نے اس امر کی سفارش کی ہے کہ اقوام متحدہ کی فوجیں رضا کارانہ طور پر کوریا کو خالی کر دیں۔ لیکن اس انکار میں ان سوالات کا جواب نہیں دیا جا سکا۔ کہ کوریا سے فوجوں کو نکالنے کا فیصلہ کون کرے گا۔ علاوہ ازیں رضا کارانہ طور پر فوجیں نکالنے کا مطلب کیا ہے۔

لنڈن کانفرنس میں چار بڑوں کی کانفرنس کی تجویز

لنڈن ۱۱ جنوری۔ دولتِ مشترکہ کے بڑے وزیروں کی کانفرنس ایک منصوبہ تیار کرنے میں مصروف رہی تاکہ چین اور مغربی ممالک کے درمیان جو خلیج ہے اسے دور کیا جائے اور اس منصوبہ کو چین کا مسئلہ حل کرنے کے سلسلہ میں ایک زبردست کوشش تصور کیا جا رہا ہے۔

لیک سیکسس سے جو اطلاعات موصول ہو رہی ہیں ان سے معلوم ہوا ہے کہ امریکہ نے کمیونسٹ چین روس امریکہ اور برطانیہ کے درمیان کانفرنس کے متعلق وزراءِ عظام کی کانفرنس کی تجویز کا تسلی بخش جواب دیا ہے۔ خیال ہے کہ آج پولٹیکل کمیٹی اس منصوبہ پر غور کرے گی۔ اس منصوبہ میں یہ بھی شامل ہے کہ امریکہ برطانیہ چین اور روس کے نمائندے مل کر کوریا میں جنگ بند کرانے کی کوشش کریں۔

معلوم ہوا ہے کہ کمیونسٹ چین کو تسلیم کرنے کا مسئلہ ...بھی وزراء کے درمیان اختلاف کا باعث بنا ہوا ہے ...سٹریلیا۔ نیوزی لینڈ۔ جنوبی افریقہ اور کینیڈا اس بات ...کے حق میں نہیں کہ کمیونسٹ چین کو تسلیم کر لیا جائے ...اس کے برعکس پاکستان۔ ہندوستان اور سیلون اس ...بات کے حق میں ہیں کہ چین کی کمیونسٹ گورنمنٹ کو تسلیم ...کر لیا جائے۔

شرق اردن میں برطانوی اڈے

قاہرہ ۱۲ جنوری۔ برطانوی سرکاری حلقوں نے ...اس خبر پر تبصرہ کرنے سے انکار کر دیا کہ برطانیہ ...شرق اردن میں اپنے اڈوں کی حفاظت کرے گا۔ ...بیت المقدس میں ایک خبر رساں ایجنسی نے اس امر کی ...خبر دی تھی کہ برطانیہ کو اس امر کا یقین کامل ہے کہ شرق ...اردن میں اسرائیل کی سرحد کے پاس انگریزوں کے جو اڈے ...ہیں اگر حالات خراب ہوئے تو اسرائیل کی حکومت ان اڈوں کو ...

...(۲) کمیونسٹ یا ہندو مہاسبھا سے ...تعاون نہیں کرے گی۔

یہودیوں کی حکومت تسلیم نہیں کی جائے گی

قاہرہ ۱۲ جنوری۔ وزارت امور خارجہ کے ایک ترجمان نے بتایا کہ مصر کی یہ پالیسی ہے کہ وہ اسرائیل کو ہرگز تسلیم نہیں کرے گا اور نہ ہی کوئی معاہدہ اس حکومت کے ساتھ کرے گا۔ ترجمان نے یہ بیان برطانیہ کی اس تحریک پر تبصرہ کرتے ہوئے دیا جس میں برطانیہ نے یہ تجویز کیا تھا کہ مصر اور اسرائیل کے درمیان دوستانہ تعلقات اچھے ہونے چاہئیں تاکہ بحر روم کے معاہدے میں دونوں ملک سرگرمی سے کام کر سکیں۔

ترجمان نے بتایا کہ یہ تجویز بالکل مہمل سی ہے۔ مصر اور عرب ممالک کسی صورت بھی اسرائیل کی حکومت کو تسلیم نہیں کریں گے۔ کیونکہ یہ ریاست یہودیوں کی نسلی تحریک کے بل بوتے پر بنائی گئی ہے اور اس کی حوصلہ افزائی دوسرے ملکوں نے کی ہے جس کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ مصر کے لئے اسرائیل کی حکومت ایک خار ہے اور حالات اس بات پر ہمیں مجبور کر رہے ہیں کہ اس کانٹے کو جلد از جلد راہ سے دور کیا جائے۔ عربوں کو اس لئے یہودیوں سے معاہدہ کرنے کی خواہش نہیں کیونکہ یہودیوں کے مطالبے بڑھتے جا رہے ہیں۔

ہندوستان کی معاشی حالت ابتر ہو چکی ہے

گوالیار ۱۲ جنوری۔ مسٹر اشوک مہتہ سوشلسٹ لیڈر نے ایک پریس کانفرنس میں اس امر کا اظہار کیا کہ ہندوستان کی معاشی حالت دن بدن خراب ہوتی جا رہی ہے۔ اگر اقتصادی منصوبہ بندی عوامی تعاون کے ساتھ شروع نہ کی گئی تو حالات اور زیادہ خراب ہو جائیں گے۔

آپ نے کہا کہ قومی منصوبہ بندی کا کمشن جو ایک سال ہوئے قائم کیا گیا تھا وہ عوام اور حکومت کے درمیان کوئی اشتراک عمل پیدا نہیں کر سکا اور وہ اس مقصد میں بالکل ناکام رہا ہے

آپ نے یہ بھی بتایا کہ کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ ہندوستانی حکومت کی نامناسب کارروائی کی وجہ سے ہر شعبہ میں مایوسی اور اضطراب پھیل رہا ہے۔ آپ نے اس امر کا بھی انکشاف کیا کہ عام انتخابات میں سوشلسٹ پارٹی دو ہزار نشستوں پر اپنے امیدوار کھڑے کرے گی۔ اور انتخابات لڑنے کے لئے کسی بھی بڑی پارٹی یعنی کانگرس ...

کیا آپ کی جماعت کے وعدوں کی فہرست

حضور کی خدمت میں پیش ہو چکی ہے؟

تحریک جدید کے وعدوں کی فہرستوں کا جلد سے جلد مرکز میں پہونچنا نہایت ضروری ہے تا آمد کا صحیح اندازہ کر کے بجٹ وقت کے اندر تیار کیا جا سکے جملہ سیکرٹریان تحریک جدید اور مجالس خدام الاحمدیہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ اپنے اپنے حلقوں کی دفتر اول اور دفتر دوم کی مکمل فہرستیں جس قدر جلد ہو سکے حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں روانہ فرما دیں۔

وکیل المال ثانی تحریک جدید ربوہ

صیغہ امانت تحریک جدید

دوستوں کو یہ در کھنا چاہیئے کہ تحریک جدید کا اپنا الگ صیغہ امانت ہے اور اس کے متعلق ہی حال میں خطبہ جمعہ میں سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تحریک فرمائی ہے کہ احباب اپنی امانت کا حساب اس صیغہ میں کھلوائیں۔ تحریک جدید میں روپیہ رکھوانے سے انشاء اللہ دوستوں کا روپیہ ہر طرح محفوظ رہے گا۔ عند الطلب رقم فوراً ادا کر دی جائے گی۔ صرف پانچ روپے کی قلیل رقم سے حساب کھلوایا جا سکتا ہے۔ آج ہی اپنا حساب کھلوا کر عند اللہ ماجور ہوں تفصیلات کے لئے افسر صاحب امانت تحریک جدید کو لکھا جائے (وکیل المال ثانی تحریک جدید)

میرا دفتر ربوہ میں منتقل ہو گیا ہے

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے ربوہ)

دوستوں کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ شروع سال سے میرا دفتر (یعنی دفتر حفاظت مرکز) **ربوہ** میں منتقل ہو گیا ہے۔ اور میں بھی بفضلہ تعالےٰ ربوہ پہنچ چکا ہوں۔ احباب دعا فرمائیں کہ میرا یہاں آنا ہر جہت سے مبارک اور مثمر ثمرات حسنہ ہو۔ نیز آئندہ میری تمام ڈاک ذاتی اور دفتری **ربوہ** (چنیوٹ) کے پتہ پر آنی چاہیئے ؛

خاکسار:۔ مرزا بشیر احمد ربوہ ۶ ۱/۵۱

مصری اخبار نویسوں کو پنشنیں

قاہرہ ۱۲ جنوری مصری پارلیمنٹ نے آج وزرائے کابینہ کے متعلق ...... ایک مسودۂ قانون منظور کر لیا۔ پارلیمنٹ ایک اور بل پر بھی غور کر رہی ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ اخبار نویسوں کو پنشنیں دی جائیں۔ یہ بل ایک پارلیمنٹری نائب حسین ابو الفتح مدیر اعلےٰ "المصری" نے پیش کیا ہے۔ یہ مسودۂ قانون اس وقت پارلیمنٹ کی مجلس قانون ساز کے زیر غور ہے۔

ہندوستانی اٹھنیاں اور چونیاں

کراچی ۱۲ جنوری ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ ہندوستانی چونیاں اور اٹھنیاں جو یکم دسمبر ۱۹۴۹ء کے بعد سے بالکل بند کر دی گئیں ہیں۔ وہ تمام سرکاری بنکوں اور خزانوں میں یکم مارچ ۱۹۵۱ تک تبدیل کرائی جا سکتی ہیں۔